مطبوعات

مسعود عالم ندویؒ | تالیف: جناب اختر راہی ایم اے۔

شائع کردہ: مکتبۂ ظفر، ناشران قرآنی قطعات۔ محلہ فیض آباد۔ گجرات

ضخامت: ۱۰۴ صفحات قیمت: ۶/ روپے

مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم و مغفور کی شخصیت دنیائے اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ علوم اسلامی، خصوصاً تاریخ اسلام کے ایک مستند عالم عربی زبان کے بلند پایہ ادیب اور اُردو زبان کے منجھے ہوئے انشاء پرداز تھے۔ وہ برصغیر پاک و ہند کی تحریک اسلامی جسے جماعت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، کشتیاں جلا کر شامل ہوئے اور اپنی عمر عزیز کے آخری دس سال اس کی خدمت میں اس طرح منہمک ہوئے کہ ہر دوسرے انہماک کو اس پر رشک آتا تھا۔ انہوں نے صحت کی خرابی کے باوجود اپنے لائق تلامذہ خاص طور پر محمد عاصم الحداد کی مدد سے، اس تحریک کو دنیائے عرب میں متعارف کروایا۔ اس تحریک کے داعی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ان کی وفات کو کس شدت سے محسوس کیا اس کا اندازہ مندرجہ ذیل سطور سے کیا جا سکتا ہے:

"مسعود عالم صاحب کی وفات پر اس کے سوا کیا لکھوں کہ اس کے بعد سے اپنا ایک بازو ٹوٹا ہوا محسوس کرتا ہے۔ شاید جسم کے بازو ٹوٹنے کی بھی اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی روح کے اس بازو کے ٹوٹ جانے سے محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اپنے دین کے لیے ویسا ہی کوئی خادم پیدا کرے۔ بظاہر تو یہ جگہ پُر ہونی مشکل ہے۔"

زیر تبصرہ کتاب میں مولانا کی زندگی کو بڑے سلیقے کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے اور اس میں ان پہلوؤں کو خاص طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے تعمیر سیرت اور جذبہ خدمت دین پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کتاب کا آخری حصہ ان کے خطوط پر مشتمل ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے دوستوں کو لکھے ان خطوط کے مطالعہ سے یوں تو مولانا کے فکر و نظر کے کئی گوشے سامنے آتے ہیں لیکن ان میں ایک بات بڑی نمایاں معلوم ہوتی ہے کہ ان خطوط کا لکھنے والا ایک نہایت ہی مخلص، اپنے ارادے کا پکا اور صاف ستھرے ذہن کا انسان ہے۔